بعض معاشرتی مسائل خصوصاً شادی بیاہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات اور نصائح

قرآن کریم اور سنت ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس کے خلاف کوئی الہام یا خواب درست نہیں ہو سکتا

ہمیں اپنی زندگیوں پر نظر رکھنی چاہئے کہ ہم وہی کام کریں جس کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اجازت دیتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8؍اپریل 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8؍اپریل 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مسلسل روزے رکھنے، حضرت مسیح موعود کا اپنی علیحدہ جماعت بنانے اور معاشرتی مسائل خصوصاً شادی بیاہ سے متعلق حضرت مصلح موعود کی روایات بیان فرمائیں۔ قادیان میں ایک احمدی عورت کا چھ مہینے تک مسلسل روزے رکھنے کے بارے میں اس کی خواب کا ذکر کر کے فرمایا کہ جو خواب ایسی ہو جو قرآن کریم یا رسول کریم ﷺ کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو وہ بہرحال رد کرنے کے قابل سمجھی جائے گی۔ اپنے آپ کو ایسی تکلیف میں ڈالنا جس کی طاقت نہ ہو وہ چیز غلط ہے بلکہ غیر صالح عمل ہے۔ ہاں مامور من اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ان کا کسی عام فرد سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے آ کر ایک زائد فرقہ بنا کر مزید تفرقہ ڈال دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اچھا دودھ سنبھالنے کے لئے اسے دہی کے ساتھ ملا کر رکھتے ہیں یا علیحدہ۔ ظاہر ہے کہ دہی کے ساتھ اچھا دودھ ایک منٹ بھی اچھا نہیں رہ سکتا۔ پس فرستادے کی جماعت کا دوسروں سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا۔ جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو تو تندرست بھی بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ روحانی بیماروں سے فرستادہ کی جماعت کو علیحدہ رکھے۔

حضور انور نے غیر از جماعت میں اپنی عورتوں کی شادی کرنے کے بارے میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی پیرو اگر غیر از جماعت سے بیاہی گئی تو خاوند کی وجہ سے یقیناً وہ احمدیت سے دور ہو جائے گی۔ پس اس سے بچنا چاہئے۔ اگر غیروں میں ہم رشتے نہیں کرتے تو یہ تفرقے نہیں بلکہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش ہے۔ پس احمدی لڑکوں کو سمجھنا چاہئے کہ اگر اپنے آپ کو وہ حقیقی احمدی سمجھتے ہیں تو پھر صرف ذاتی خواہشات کو نہ دیکھیں اور صرف احمدی لڑکیوں سے ہی شادی کریں، اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں۔ ورنہ صرف لڑکیوں کے ہی غیروں میں جانے سے نسلیں برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔ اگر احمدی لڑکے باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں۔ فرمایا کہ بہرحال لڑکیوں کی شادیوں کے مسائل اور مشکلات ہیں اور ہمیشہ سے ہیں لیکن ان مشکلات کو ہم نے حل بھی کرنا ہے۔ فرمایا کہ اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔ ذاتوں اور اناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے۔ فرمایا کہ لڑکی کی پسند اور مرضی بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے لڑکی کی پسند کو قائم فرمایا ہے۔ لیکن دین اس بات کی پابندی بھی کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ پس نہ تو ماں باپ کو اتنی سختی بغیر کسی جائز وجہ کے کرنی چاہئے کہ جھوٹی غیرت کے نام پر رشتہ نہ کریں اور نہ ہی لڑکیوں کو دین اجازت دیتا ہے کہ خود ہی گھر سے جا کر عدالتوں میں شادی کر لے یا کسی سے نکاح پڑھوا لے۔ اگر بعض مجبوری کے حالات ہیں تو لڑکیاں بھی خلیفہ وقت کو لکھ سکتی ہیں جو پھر حالات کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک خطبے میں حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ ذکر الٰہی اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کیلئے اور اس سے محبت کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے لا کر غور کیا جائے اور ان صفات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق بڑھایا جائے۔ یہ عام قانون قدرت ہے کہ دنیاوی ظاہری تعلق پیدا کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ یا تو جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی قربت ہو یا کم از کم اس کا نقشہ، اس کی تصویر سامنے ہو تا کہ پسند اور تعلق کا اظہار ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک حقیقی مومن کو دین کیلئے غیرت اور جوش دکھانا چاہئے۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ باوجود نیک نیتی اور نیک ارادوں کے دین کے لئے غیرت نہیں دکھاتیں ان کی بھلے مانسی خود ان کے لئے اور جماعت کے لئے بھی مضر ہوتی ہے۔ اس لئے دین کے لئے بہرحال غیرت دکھانی چاہئے۔ جہاں دین اور نظام جماعت کے خلاف باتیں اور اعتراضات ہو رہے ہوں ایسی مجلسوں سے اٹھ جایا جائے۔ بلکہ ایسے فتنہ پھیلانے والوں کے بارے میں نظام جماعت کو بتانا چاہئے تا کہ ان کا تدارک ہو سکے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب بھی ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ احمدیت میں جادو ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوتے ہیں ان کو ماریں پڑتی ہیں، گالیاں دی جاتی ہیں اور بے عزت کیا جاتا ہے، ان کو مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے مگر پھر بھی یہ فدائی رہتے ہیں اور احمدیت کو نہیں چھوڑتے، یقیناً کوئی جادو ہوتا ہے، اس لئے یہ اس طرح اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو سچائی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر پر نماز جمعہ کے بعد ایک نماز جنازہ حاضر اور ایک نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔